2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

مالی سال 14ء میں پاکستان کی حقیقی جی ڈی پی میں 4.1 فیصد نمو ہوئی، جو گذشتہ برس ہونے والی 3.7 فیصد نمو سے زیادہ ہے (**جدول 2.1**)۔[1] اگرچہ معاشی نمو 4.4 فیصد کے ہدف سے کم رہی تاہم یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ مالی سال 08ء کے بعد پہلی مرتبہ یہ 4.0 فیصد کی سطح سے زائد رہی۔[2]

جدول 2.1: مجموعی جی ڈی پی (2005-06ء کی ساکن بنیادی قیمتوں پر)

نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے میں

	نمو			نمو میں حصہ	
	م س 13ء ن	م س 14ء ہ	م س 14ء ع	م س 13ء ن	م س 14ء ع
زراعت (21 فیصد)	2.9	3.8	2.1	0.6	0.5
صنعت (20.8 فیصد)	1.4	4.8	5.8	0.3	1.2
خدمات (58.1 فیصد)	4.9	4.6	4.3	2.8	2.5
جی ڈی پی	**3.7**	**4.4**	**4.1**	**3.7**	**4.1**

ع۔عبوری ہ۔ہدف ن۔نظرثانی شدہ

نوٹ: قوسین میں دیئے گئے اعداد و شمار مالی سال 14ء کے لیے جی ڈی پی میں شعبہ جاتی حصہ ہیں۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالی سال 14ء کی اس بحالی میں صنعتی شعبے کی ہدف سے زائد کارکردگی نے اہم کردار ادا کیا۔ دوسری جانب زراعت اور خدمات کی نمو گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔

صنعت میں بلند نمو کا اہم سبب تعمیرات اور بجلی و گیس کی تقسیم کی صورتِ حال میں تیزی سے تبدیلی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بہتر کارکردگی تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا، جن میں کھاد کے لیے گیس کی دستیابی میں اضافہ، فولاد، کاغذ، مشروبات اور ربڑ[3] کے شعبوں کی پیداواری گنجائش میں توسیع، متبادل توانائی میں سرمایہ کاری اور گنے کی عمدہ فصل کے باعث چینی کی بلند پیداوار شامل ہیں۔

صنعتی ڈیٹا کو مزید تقسیم کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی میں 6.5 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی جبکہ مالی سال 13ء کی اسی مدت میں یہ 2.2 فیصد رہی تھی۔ جیسا کہ باب کے اگلے حصے میں بحث کی گئی ہے، مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران مخصوص صنعتی مسائل بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کارکردگی کو کمزور کرنے کا باعث بنے جس میں گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کا جنوری 2014ء سے

---

1 جی ڈی پی کے سالانہ اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات تیار کرتا ہے اور نیشنل انکم اکاؤنٹس کمیٹی اس کی منظوری دیتی ہے۔ یہ تخمینے مارچ تک کی دستیاب معلومات پر مبنی ہیں اور ان پر بعد ازاں نظرثانی کی جاتی ہے جب پورے مالی سال (جولائی تا جون) کی معلومات دستیاب ہو جائے۔

2 مالی سال 09ء تا 13ء کے دوران اوسط سالانہ جی ڈی پی نمو 2.8 فیصد تھی۔

3 نئے بوائلر (کوئلے/حیاتی اجزا سے چلنے والے) کی تنصیب سے سینچری پیپرز مل کو وہ گنجائش استعمال کرنے کا موقع مل سکا، جسے پہلے گیس کی قلت کے سبب کم استعمال کیا جاتا تھا۔ اسی طرح اینگرو فرٹیلائزر کو ماری گیس فیلڈز کو آخر جولائی 2013ء سے اضافی گیس ملنا شروع ہو گئی تھی جس سے اسے اپنی پیداواری گنجائش کا 80 فیصد استعمال کرنے کا موقع مل سکا۔ مزید برآں، طویرقی کا آپریشن جنوری 2013ء سے شروع ہوا تھا جس سے نتیجے میں جولائی تا دسمبر مالی سال 14ء میں پیداوار بلند سطح پر رہی تھی۔ آخر میں، جنرل ٹائرز نے مالی سال 13ء کی آخری سہ ماہی میں موٹر سائیکل کے ٹائر متعارف کرائے تھے، جس سے مالی سال 14ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو تقویت ملی تھی۔

نفاذ اور جولائی تا مارچ کے دوران اہم کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی دوطرفہ تغیر پذیری کے اثرات مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں ظاہر ہوئے اور ممکنہ طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو متاثر کرسکتے تھے۔اس لیے مالی سال14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں0.5 فیصد نمو ہوئی۔[4]

جدول2.2:صنعت کا قدر اضافی					
حصہ اور نمو فیصد میں: حصہ فیصدی درجے میں					
		نمو		صنعت کی نمو میں حصہ	
	م س14ء میں حصہ	م س13ء	م س14ء	م س13ء	م س14ء
کان کنی اور کوہ کنی	14.4	3.8	4.4	0.5	0.6
اشیا سازی	64.9	4.5	5.5	2.9	3.6
بڑا پیمانہ	52.4	4.1	5.3	2.1	2.8
چھوٹا پیمانہ	8.0	8.3	8.4	0.6	0.7
ذبیحہ	4.5	3.6	3.5	0.2	0.2
بجلی کی پیداوار و تقسیم اور گیس کی تقسیم	9.2	-16.3	3.7	-1.8	0.3
تعمیرات	11.5	-1.7	11.3	-0.2	1.2
مجموعی	**100.0**	**1.4**	**5.8**		
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی اس غیر تسلی بخش کارکردگی سے قطع نظر، تعمیرات اور بجلی و گیس کی تقسیم دونوں میں مضبوط بحالی سے مالی سال14ء کے لیے مقررہ 4.8 فیصد کے ہدف سے زائد نمو میں مدد ملی (**جدول 2.2**)۔ مالی سال13ء میں پست اساس کے علاوہ مالی سال14ء میں سرکاری و نجی دونوں شعبوں میں نئے منصوبے شروع ہونے سے تعمیرات کی نمو کو بڑھانے میں مدد ملی۔

بجلی و گیس کی تقسیم کے قدر اضافی میں بھی مالی سال 14ء کے دوران مضبوط نمو ہوئی، جس کا سبب مالی سال 14ء کے ابتدائی مہینوں میں گردشی قرضوں کے تصفیے کے بعد بجلی کی بلند پیداوار ہے۔اس طرح، مالی سال14ء میں صنعتی شعبے میں5.8 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس صرف1.4 فیصد تھی۔ یہ بحالی خدمات اور زراعت میں سست روی کے اثرات زائل کرنے کے لیے کافی تھی۔

مالی سال14ء میں خدمات کے شعبے میں پست نمو کی وجوہات میں عمومی حکومتی خدمات اور مالیات و بیمہ میں سست روی شامل ہیں۔[5] تاہم، مالی سال 14ء میں تھوک و خردہ تجارت میں مضبوط نمو ہوئی جو اہم فصلوں اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بہتر کارکردگی کی عکاس ہے(دیکھئے **سیکشن 2.4**)۔

2.2 زراعت[6]

مسلسل دوسرے برس زرعی شعبے کی نمو ہدف سے کم رہی۔ تاہم، مالی سال13ء میں چاول اور کپاس کی فصلوں کو نقصانات زراعت کی نمو کو محدود کرنے کا باعث بنے تھے جبکہ مالی سال14ء میں چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں خاصی کمی نے زراعت کی قدر اضافی کو محدود کردیا۔ مالی سال13ء کے مقابلے میں گلہ بانی کے شعبے میں پست نمو نے بھی زرعی شعبے کی نمو پر منفی اثرات مرتب کیے(**جدول 2.3**)۔

4 بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے حالیہ اعداد و شمار جولائی تا مارچ مالی سال14ء میں4.3 فیصد نمو کو ظاہر کرتے ہیں جو نیشنل انکم اکاؤنٹس میں پورے سال کے لیے5.3 فیصد کے تخمینے سے خاصا کم ہے۔

5 عمومی حکومت کی جانب سے قدر اضافی میں خدمات شامل ہیں جیسے تعلیم، صحت، سماجی خدمات، دفاع اور وفاقی، صوبائی، ضلعی حکومتوں، لوکل باڈیز اور کنٹونمنٹ بورڈز کی جانب سے فراہم کی جانے والی نظم عامہ کی خدمات وغیرہ۔

6 اس سیکشن میں اہم فصلوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جو زرعی شعبے کی قدر اضافی کا26 فیصد بنتا ہے۔ہم نے خاطر خواہ معلومات کی عدم دستیابی کی وجہ سے گلہ بانی کے ذیلی شعبے کا احاطہ نہیں کیا جس کا زراعت میں سب سے زیادہ52 فیصد حصہ بنتا ہے۔

فصل کا شعبہ

چاول، گنے، گندم اور مکئی کی توقع سے بہتر نمو نے ہدف سے کم کپاس کی پیداوار کا اثر زائل کر دیا (**جدول 2.4**)[7،8] مالی سال 14ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ کو حتمی شکل دیے جانے تک صرف عبوری تخمینے ہی دستیاب تھے اور اسٹیٹ بینک نے چاول، گنے اور گندم کے متعلق مثبت امکانات ظاہر کیے تھے لیکن کپاس کی پیداوار میں کمی کے باعث اہم فصلوں کی مجموعی کارکردگی کے متعلق اس کا تجزیہ حوصلہ افزا نہیں تھا۔ حتمی نتیجہ بظاہر بالکل مختلف معلوم ہوتا ہے۔ مالی سال 14ء میں تمام اہم فصلوں کی پیداوار میں اضافے کی توقعات کے باعث نظر ثانی کی گئی جس کے نتیجے میں ان کی نمو 3.7 فیصد رہی جو گذشتہ برس کے 1.2 فیصد سے خاصی بلند ہے۔

جدول 2.3: زراعت کا قدر اضافی

حصہ اور نمو فیصد میں: حصہ فیصدی درجے میں

	م س 14ء حصہ	نمو		زراعت کی نمو میں حصہ	
		م س 13ء نظر ثانی شدہ	م س 14ء عبوری	م س 13ء نظر ثانی شدہ	م س 14ء عبوری
فصل	40.0	2.3	1.2	0.9	0.5
اہم فصلیں	25.6	1.2	3.7	0.3	0.9
دیگر فصلیں	11.6	6.1	-3.5	0.7	-0.4
کپاس جننگ	2.8	-2.9	-1.3	-0.1	0.0
گلہ بانی	55.9	3.5	2.9	1.9	1.6
جنگل بانی	2.0	1.0	1.5	0.0	0.0
ماہی گیری	2.0	0.7	1.0	0.0	0.0
مجموعی	**100.0**	**2.9**	**2.1**		
سالانہ ہدف		4.1	3.8		

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

بدقسمتی سے چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں غیر متوقع کمی نے اہم فصلوں میں ہونے والے بیشتر اضافے کا اثر زائل کر دیا۔ مالی سال 14ء میں خراب موسمی حالات، چھوٹی فصلوں جن میں دالیں، سبزیاں (خصوصاً آلو) اور روغنی بیج (سورج مکھی، تل اور سرسوں) شامل ہیں، کی پیداوار میں کمی کا باعث بنے۔

جدول 2.4: اہم فصلیں

پیداوار ملین ٹن میں؛ کپاس کے لیے ملین گانٹھیں، نمو فیصد میں

				نمو	
	م س 13ء	م س 14ء ہدف	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء
کپاس	13.0	14.1	12.8	-4.1	-2.0
چاول	5.5	6.2	6.8	-10.1	22.8
گنا	63.8	65.0	66.5	9.2	4.3
گندم	24.2	25.0	25.3	3.1	4.4
مکئی	4.2	4.6	4.5	-2.7	7.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مزید برآں، مالی سال 14ء کے دوران گلہ بانی کے شعبے میں نمو ہوئی۔ اس شعبے کے قدر اضافی میں مویشیوں کی تعداد، عمر، مصنوعات (دودھ، اون وغیرہ) اور مرغبانی کی مصنوعات (گوشت اور انڈے) شامل ہوتے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حالیہ برسوں کے دوران اس شعبے میں خاصی تکنیکی بہتری دیکھنے میں آئی ہے، گوشت اور ڈیری مصنوعات کی رسدی زنجیر میں

---

7 کپاس کی فصل میں مسلسل دوسرے سال کمی ریکارڈ کی گئی۔

8 چاول، گنا اور گندم کی فصلوں کا مجموعی طور پر اہم فصلوں کی قدر اضافی میں حصہ تقریباً 65 فیصد ہے جبکہ کپاس کی فصل کا حصہ اندازاً 28 فیصد ہے۔

ارتباط بڑھا ہے اور توجہ پروسیسنگ کی نئی تکنیکوں پر مرکوز کی گئی ہے جو حفظانِ صحت کے عالمی معیارات پر مبنی ہیں۔ بہرحال ہو سکتا ہے کہ گلہ بانی سے متعلق صحیح اعداد و شمار ایسے رجحانات کی عکاسی نہ کریں کیونکہ غیر رسمی جز کے مقابلے میں رسمی جز کا حصہ ابھی تک بہت کم ہے۔[9] چنانچہ ممکن ہے کہ سرکاری اعداد و شمار سے گلہ بانی کے شعبے کی پیدا کردہ خوشحالی کی عکاسی نہ ہو لیکن دیہی اور نیم شہری علاقے ماضی کے مقابلے میں بہتر دکھائی دیتے ہیں۔[10]

2.3 صنعت

بڑے پیمانے کی اشیا سازی

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 4.3 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.5 فیصد تھی۔ تاہم، یہ بلند نمو بڑی حد تک چینی اور کھاد کے شعبوں میں مرتکز رہی (**جدول 2.5**)۔ بغور جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوتی دھاگے اور کپڑوں، خوردنی تیل اور گھی، پیٹرولیم مصنوعات اور کاغذ اور گتے جیسی صنعتوں نے مالی سال 14ء میں معتدل نمو دکھائی تھی لیکن اگلی سہ ماہیوں میں اس کا تسلسل برقرار نہیں رکھ سکیں۔

سہ ماہی ڈیٹا مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی کی سال بسال نمو میں تیزی سے کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ ستمبر 2013ء[11] سے بلند اساسی اثر کے باعث بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں کچھ کمی متوقع تھی، جسے نیچے دیا گیا ہے، تاہم مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں دیگر عوامل اس کی نمو کمزور کرنے کا باعث بنے:

- اوّل، گنّے کی کچل کاری مالی سال 14ء کی دوسری سہ ماہی تک مرتکز رہی، جس کا مطلب ہے کہ تیسری سہ ماہی میں پیداوار کم رہی۔ یہ رجحان گذشتہ برس کے برعکس ہے جب مالی سال 13ء کی تیسری سہ ماہی میں کچل کاری کا بیشتر کام انجام دیا گیا تھا۔

- دوم، تیسری سہ ماہی کی نمو میں کمی کا اہم سبب ٹیکسٹائل کا شعبہ، خاص طور پر سوتی دھاگہ تھا۔ نمو میں یہ کمی غیر متوقع تھی کیونکہ یہ چین کی کپاس پالیسی میں تبدیلی کا نتیجہ تھی۔ اس پر تفصیلی بحث باب کے اگلے حصے میں کی گئی ہے۔

- آخر میں پاکستان اسٹیل ملز کی خراب کارکردگی بھی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں کمی کا باعث بنی تھی۔ خصوصاً، مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں کوئلے اور فولاد کی پیداوار بند ہوگئی تھی جس نے مالی سال 14ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی نمو پر خاصا اثر ڈالا تھا۔

---

9 گلہ بانی کے شعبے کی خام قدر اضافی کو گذشتہ سروے یا معین پیمانوں کی بنیاد پر اخذ کیا جاتا ہے۔

10 مزید برآں، گلہ بانی کے شعبے کی اعانت کے لیے اسٹیٹ بینک نے نہ صرف گلہ بانی مالکاری کے رہنما خطوط جاری کیے ہیں بلکہ زرعی قرض گاری کو متنوع بنانے کا منصوبہ (جس سے بینکوں کو غیر فارم سرگرمیوں کے قرضے دینے کی حوصلہ افزائی ہوئی) اور گلہ بانی قرضہ بیمہ اسکیم (جسے نومبر 2013ء میں گلہ بانی کرنے والے کاشت کاروں کے مفادات کا تحفظ کرنے کے لیے جاری کیا گیا) بھی متعارف کرائی گئی تھیں۔

11 چونکہ ان میں سے بیشتر صنعتوں میں ستمبر 2012ء سے بحالی شروع ہوگئی تھی اس لیے ہمیں توقع تھی کہ ستمبر 2013ء کے بعد اس میں کچھ سست رفتاری آئے گی۔

جدول2.5: بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں نمو (سال بسال)

فیصد

	وزن	م س13ء				م س14ء			
		پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ
مجموعی بڑے پیمانے کی اشیاسازی	70.3	0.6	3.8	5.5	3.4	6.6	6.4	1.0	4.3
ٹیکسٹائل	21	-0.5	0.9	2.4	0.9	2.4	1.2	0.9	1.5
سوتی دھاگہ	13	-0.6	1.2	3.2	1.3	3.0	1.4	0.9	1.8
سوتی کپڑا	7.2	-0.3	0.1	0.9	0.2	0.9	0.6	0.5	0.7
غذاومشروبات	12.4	6.5	1.3	11.0	7.4	8.0	24.4	-0.3	7.8
چینی	3.5	--	-29.0	11.0	3.0	--	87.2	-1.8	10.9
نباتی گھی	1.1	-5.8	2.9	15.7	3.8	7.0	2.2	3.1	4.1
خوردنی تیل	2.2	6.4	20.6	17.1	14.6	8.7	-1.4	-5.9	0.2
سافٹ ڈرنکس	0.9	28.3	14.7	1.8	17.1	18.4	40.5	57.8	34.0
پیٹرولیم ولبریکنٹ	5.5	3.4	18.0	19.4	13.3	12.7	4.2	5.9	7.5
پیٹرولیم مصنوعات	5.4	4.0	18.1	19.1	13.5	13.6	6.5	8.6	9.5
کوئلہ	0.1	-17.8	16.8	28.0	6.9	-28.0	0.0	0.0	-78.4
فولاد	5.4	16.1	22.8	2.8	13.2	9.4	-5.0	5.5	3.4
خام لوہا	1.6	-35.6	-38.7	3.6	-25.3	-21.1	-66.7	-71.3	-53.4
فولادی چادریں	1.5	-4.5	8.4	-0.8	0.9	32.5	21.5	33.8	29.2
ایچ آر شیٹس/پٹیاں	2.3	72.9	78.8	4.8	45.5	7.3	-4.5	18.5	6.7
سیمنٹ	5.3	4.0	5.1	9.0	6.1	0.7	1.7	-2.0	0.1
کاریں	4.6	-1.2	-14.7	-18.2	-12.0	-5.5	3.1	2.5	0.0
ٹریکٹرز	0.5	156.4	75.7	-33.5	34.5	-46.0	-26.3	-30.6	-33.6
جیپ اور کاریں	2.8	-11.9	-36.3	-20.3	-22.9	-5.3	12.0	-0.3	1.3
کھاد	4.4	-27.0	11.2	6.6	-5.0	44.6	15.8	7.6	21.6
نائیٹروجینس کھاد	4	-28.5	9.3	2.7	-7.3	47.4	18.9	10.8	24.6
فاسفورس کھاد	0.4	-15.9	24.3	52.0	13.5	26.8	-2.7	-17.7	2.1
کاغذ	2.3	14.5	40.5	2.6	17.8	19.9	6.4	-2.4	8.0
چمڑے کی مصنوعات	0.9	-10.0	-2.7	7.9	-1.7	14.0	8.5	15.8	13.0
چمڑے کے جوتے	0.5	-10.3	1.1	10.9	0.3	12.8	9.8	22.8	15.7
یادداشتی اجزا									
بڑے پیمانے کی اشیاسازی علاوہ چینی وکھاد	62.3	2.3	5.7	4.1	4.0	4.9	2.0	1.3	2.7

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مذکورہ بالا عوامل کے علاوہ ستمبر 2013ء میں صنعتی صارفین کے لیے بجلی کی قیمتوں میں اضافے نے تقریباً تمام صنعتوں کی پیداواری لاگت کو بڑھا دیا تھا۔ مزید برآں، جنوری 2014ء میں گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کے نفاذ نے ٹیکسٹائلز، کھاد، سیمنٹ اور کاغذ جیسی گیس پر انحصار کرنے والی صنعتوں کی لاگت کو بڑھا دیا تھا۔

مزید برآں، جو صنعتیں پیٹرولیم مصنوعات جیسے درآمدی خام مال پر بھاری انحصار کرتی ہیں انہیں مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اہم کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں تیزی سے کمی کے باعث بڑھتی ہوئی لاگت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔[12] اسی طرح، بین الاقوامی منڈی میں پام آئل کی قیمت میں بتدریج اضافے نے بھی خوردنی تیل اور گھی کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے۔[13]

مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں کمزور کارکردگی کے باوجود جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی نمو گذشتہ برس سے زیادہ رہی۔ بعض صنعتوں (جیسے یوریا، چمڑے کی مصنوعات، مشروبات اور پیٹرولیم مصنوعات) نے پورے سال مضبوط نمو دکھائی۔ اس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

مالی سال 14ء میں چینی کی پیداوار بڑھ گئی---

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران چینی کی پیداوار میں 10.9 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.0 فیصد تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ گنے کی بہتر فصل اور کچل کاری کا بروقت آغاز اس کارکردگی کی اہم وجوہات میں شامل ہیں۔[14]

کچل کاری کے بروقت شروع ہونے کا سبب حکومت اور شکر کے کارخانوں کے درمیان بہتر مفاہمت ہے۔ خاص طور پر، اضافی ذخائر کے باعث کچل کاری موسم کے آغاز پر بیشتر شکر کے کارخانوں کو سیالیت کی قلت کا سامنا تھا حکومت نے نہ صرف ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کے ذریعے اس ذخیرے کا ایک حصہ خرید لیا بلکہ اس شرط پر چینی برآمد کرنے کی اجازت بھی دے دی کہ سندھ اور پنجاب میں ملیں بالترتیب یکم اور 15 نومبر کے درمیان کچل کاری شروع کردیں گی۔[16,15]

اس کے نتیجے میں کچل کاری جنوری 2014ء میں اپنی زیادہ سے زیادہ حد تک پہنچ گئی تھی، جبکہ عام طور پر فروری میں پیداوار کی سطح بلند ہوتی ہے

12 درحقیقت، تمام فہرستی ریفائنریز نے 2013ء کی دوسری ششماہی کے لیے اپنے مالی گوشواروں میں بھاری نقصان ظاہر کیا ہے۔ تاہم، مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی کے آخر میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کے بعد ان کے مارجن کی بحالی شروع ہوگئی تھی۔

13 جنوری 2012ء سے مسلسل کمی کے بعد پام آئل کی بین الاقوامی قیمت میں اکتوبر 2013ء سے بحالی شروع ہوگئی تھی۔

14 پاکستان دفتر شماریات کے تیار کردہ تازہ ترین تخمینوں کے مطابق مالی سال 14ء کے دوران گنے کی پیداوار 66.5 ملین ٹن تھی جو مالی سال 13ء کے لیے 63.8 ملین ٹن کے حتمی تخمینوں سے کہیں زیادہ تھی۔

15 چینی کی برآمدات پر ری بیٹ کی پیشکش کے علاوہ حکومت نے اصل درآمد شدہ مقداروں کی حد تک مقامی رسد پر سیلز ٹیکس کو 8 فیصد سے کم کرکے 0.5 فیصد کردیا گیا (دیکھئے ایس آر او #77 (1) 7 فروری 2013ء)۔

16 کچل کاری میں تاخیر عام طور پر گنے کا رس کم کردیتی ہے جس سے نہ صرف بازیابی کی شرح (جو پیدا کردہ چینی اور کچلے گئے گنے کا تناسب ہے) میں بہتری آتی ہے بلکہ اس کا نتیجہ گنے کے وزن میں کمی کی صورت میں نکلتا ہے جس کا مطلب ہے کہ گنے کے کاشت کار کو اسی فصل کی کم قیمت ملے گی۔

شکل 2.1: چینی کی ماہ بہ ماہ پیداوار

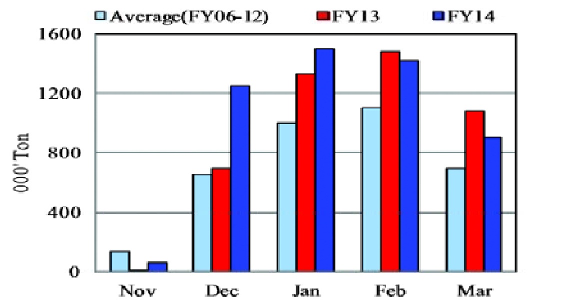

Source: Pakistan Bureau of Statistics

(**شکل 2.1**)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، کچل کاری کے چکر میں اس تبدیلی کی عکاسی بعد کے مہینوں میں ہوئی جب سال بسال نمو فروری اور مارچ 2014ء میں منفی ہو گئی تھی۔

کھاد سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو تقویت ملی

جولائی تا مارچ 2014ء میں 21.6 فیصد کی سال بسال نمو (جولائی تا مارچ مالی سال 13ء میں 5.0 فیصد کی کمی کے مقابلے میں) میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی مجموعی نمو میں صرف کھاد کے شعبے کا حصہ بیس فیصد رہا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران کھاد کے شعبے کو گیس کی بہتر دستیابی اور کھاد کے استعمال کی بلند سطح اس بہتر کارکردگی کی وجوہات میں شامل ہیں۔

یہ صنعت گیس انفرااسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کے منفی اثرات سے بھی محفوظ رہی جس میں جنوری 2014ء میں اضافہ کر دیا گیا تھا۔[17] کارخانوں نے ابتدائی طور پر یہ اضافہ کاشت کاروں کو منتقل کر دیا اور کھاد کی خردہ قیمت 1,720 روپے فی بوری سے بڑھا کر 1,900 روپے کر دی گئی۔ تاہم، حکومت نے خردہ قیمت 1,786 روپے فی بوری مقرر کر دی تھی جس سے مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں کھاد کی کمپنیوں کے مارجن پر دباؤ بڑھ گیا۔

مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں ڈی اے پی کی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا لیکن اگلی دو سہ ماہیوں کے دوران اس میں کمی دیکھی گئی۔ ڈی اے پی کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی سے کمی کے نتیجے میں اس کی ملکی قیمتوں میں بڑھتے ہوئے فرق کے باعث جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران ڈی اے پی کی درآمدات میں اضافہ ہو گیا (**شکل 2.2**)۔[18] اس کے نتیجے میں ڈی اے پی کی ملکی پیداوار میں کمی واقع ہو گئی۔

سیمنٹ کی کمزور کارکردگی

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 0.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس میں 6.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ بجلی کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ اور جی آئی ڈی سی کے نفاذ نے سیمنٹ کے شعبے کی پیداواری لاگت کو بڑھا دیا تھا۔ اس کا زیادہ اثر چھوٹی اکائیوں پر پڑا جو عام طور پر قومی گرڈ اور پائپ لائن سے ملنے والی گیس پر انحصار کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں بڑی پیداوار کے کارخانے متبادل ایندھن (جیسے ٹائر سے

17 حکومت نے فیڈ اسٹاک گیس پر جی آئی ڈی سی کو 197 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو سے بڑھا کر 300 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو کر دیا تھا اور ایندھن گیس پر اسے 50 روپے سے بڑھا کر 100 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو کر دیا گیا۔

18 نومبر 2013ء میں ڈی اے پی کی بین الاقوامی قیمت 4 سال کی پست ترین سطح 351.3 ڈالر / میٹرک ٹن تک پہنچ گئی تھی۔ اگرچہ دسمبر 2013ء میں مراکش میں ڈی اے پی کے پلانٹ کی بندش کے بعد اس میں کچھ اضافہ ہوا تھا لیکن مارچ 2014ء سے قیمتوں میں ایک بار پھر کمی کا رجحان شروع ہو گیا۔

اخذ کردہ ایندھن) استعمال کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنی توانائی کی لاگت میں کمی کے لیے فاضل حرارت بحالی (waste heat recovery) پلانٹس کا استعمال شروع کر دیا ہے۔

شکل 2.2: جولائی تا مارچ ڈی اے پی کی پیداوار میں سال بسال نمو

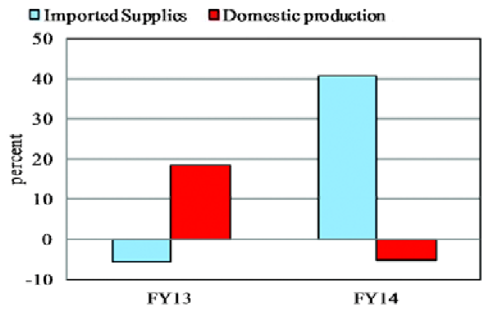

Source: NFDC

اس سے قطع نظر، صنعت نے بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت صارفین کو منتقل کر دی تھی۔[19] مالی سال 14ء کے نو مہینوں کے دوران بلند خردہ قیمت اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کی مدت میں کم رقوم مختص کرنے کی وجہ سے سیمنٹ کی ملکی طلب کم ہوگئی۔[20] جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں بھیجے گئے مقامی سیمنٹ میں صرف 2.1 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس 6.1 فیصد تھی جبکہ بین الاقوامی منڈیوں سے بھی طلب زیرِ جائزہ مدت کے دوران کمزور رہی تھی۔ بیرونی طلب کی کمی میں بڑا حصہ افغانستان کا تھا کیونکہ زراعانت شدہ ایرانی سیمنٹ نے اس منڈی تک رسائی حاصل کر لی تھی۔[21]

سیمنٹ کے بعض ملکی اشیا سازوں نے افریقہ اور عراق میں سرمایہ کاری کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان منصوبوں سے نہ صرف ان کی مصنوعاتی منڈی کو متنوع بنانے میں مدد ملے گی بلکہ خلیج اور افریقی ممالک میں مواقع سے استفادہ بھی ممکن ہوگا۔ اگرچہ ان کی اضافی پیداوار پاکستان کے سیمنٹ کے شعبے میں ظاہر نہیں ہوگی تاہم ان ممالک سے بھیجے گئے منافع سے ملک کے ادائیگیوں کے توازن کو تقویت مل سکتی ہے جبکہ بیرون ملک کام کرنے کے تجربے سے ملک میں پیداواری کارگزاریوں کو بہتر بنایا جا سکے گا۔

سیمنٹ کے شعبے کے امکانات روشن ہیں کیونکہ اگلے برس گوادر بندرگاہ تا خنجراب اقتصادی کوریڈور جیسے انفرا اسٹرکچر کے منصوبوں اور ڈیموں کی تعمیر شروع ہونے کا امکان ہے۔ نجی شعبے میں تعمیراتی کمپنیوں کی جانب سے سیمنٹ کی طلب بڑھ سکتی ہے کیونکہ انہوں نے اہم شہروں میں بڑے مکاناتی منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ آخر میں، ریئل اسٹیٹ شعبے کو اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط میں نرمی سے بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔[22]

دھاگے کی پیداوار

اگرچہ دھاگے کی پیداوار میں گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ نمو ہوئی تاہم رواں مالی سال کی دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں

19 نومبر تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران سیمنٹ کی خردہ قیمت میں اوسطاً سال بسال بنیادوں پر 11.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

20 جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام 393 ارب روپے تھا جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 407.1 ارب روپے کے مقابلے میں تھوڑا سا کم تھا۔

21 اپنی ایندھن کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایران کا سیمنٹ کا شعبہ مقامی گیس پر انحصار کرتا ہے جو بہت سستے نرخوں پر دستیاب ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں پاکستان میں سیمنٹ کا شعبہ زیادہ تر تھرمل توانائی اور درآمدی کوئلے پر انحصار کرتا ہے۔

22 ملک میں مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے علیحدہ محتاطیہ ضوابط جاری کیے ہیں۔ نئے محتاطیہ ضوابط کی اہم خصوصیت زائد المیعاد قرضوں کی درجہ بندی کی مدت میں توسیع ہے جسے ایک سال سے بڑھا کر دو سال کر دیا گیا ہے (آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03، 2014ء)۔

بتدریج کمی دیکھی گئی (**جدول 2.6**)۔ چین کی کپاس پالیسی میں تبدیلی (**باکس 2.1**) کے بعد دھاگے کی بیرونی طلب کم ہوگئی جبکہ بھارت سے سستے دھاگے کی (صفر ٹیرف پر) درآمد سے اس کی ملکی طلب کم ہوگئی تھی۔[23]

سوتی کپڑا

ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ میں دھاگے کے بعد دوسرا سب سے بڑا جز سوتی کپڑا ہے جس میں جولائی تا مارچ مالی سال14ء کے دوران 0.7 فیصد کی معتدل نمو ہوئی جو مالی سال13ء کی اسی مدت میں 0.2 فیصد تھی۔ یہ رجحان ہلکے سوتی کپڑے (لان وغیرہ) کی بڑھتی ہوئی ملکی طلب سے ہم آہنگ ہے، جس نے سوتی کپڑے کی فروخت کو متاثر کیا ہے۔

شکل 2.1.1: چین سے سوتی دھاگے کی برآمدی وصولیاں

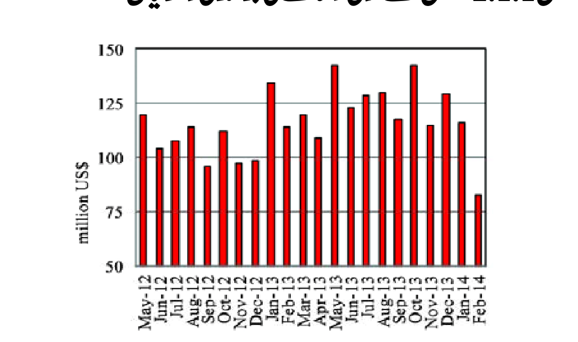

Source: State Bank of Pakistan

باکس 2.1: چین کی جانب سے کپاس کی پالیسی میں تبدیلی

چین مقامی کاشت کاروں کو مسابقتی قیمت سے بلند قیمت ادا کر کے 2011ء سے اپنے کپاس کے ذخائر میں اضافہ کر رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں کپاس کی بین الاقوامی اور مقامی قیمتوں کے بڑھتے ہوئے فرق کے باعث چینی اشیا سازوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ سوتی دھاگے اور اس کی ذیلی مصنوعات کی درآمدات کو بڑھائیں۔ اس صورتِ حال سے پاکستان کے ٹیکسٹائل اجزا کی برآمدات بڑھ گئیں۔ مالی سال 11ء تا پہلی ششماہی مالی سال 14ء کے دوران ملک کو صرف چین کو سوتی دھاگے کی برآمد سے 3.5 ارب ڈالر حاصل ہوئے۔ مارچ 2014ء میں چین کی حکومت نے اس پالیسی میں اہم تبدیلی متعارف کرائی جس کے مطابق منڈی سے بلند قیمتوں پر کپاس کی خریداری کے بجائے حکومت اب کاشت کاروں کو قیمت کے تفرق کی ادائیگی کرے گی اگر منڈی کی قیمت ہدف کی سطح سے کم ہو جائے۔ تاہم یہ قیمت اس قیمت کے مقابلے میں بہت کم ہے جس پر حکومت پہلے منڈی سے خریداری کرتی رہی ہے۔[24] دلچسپ امر یہ ہے کہ فروری 2014ء میں نئی پالیسی کی توقع کے باعث چین سے دھاگے کی طلب پہلے ہی کم ہو چکی ہے (**شکل 2.1.1**)۔ اس کے ساتھ پالیسی میں اس تبدیلی نے بین الاقوامی منڈی میں دھاگے کی قیمتوں پر دباؤ کم کر دیا تھا۔

2.4 خدمات[25]

مالی سال14ء کے دوران خدمات کے شعبے کی نمو گذشتہ برس سے کم اور 4.6 فیصد ہدف سے نیچے رہی (**جدول 2.6**)۔ قدرے کمزور کارکردگی کا سبب مالیات و بیمہ اور عمومی حکومتی خدمات[26] ہیں جبکہ تھوک وخردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات سے خدمات کی مجموعی نمو کو تحرک ملتا رہا۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو، اہم فصلوں کی بہتر پیداوار اور تجارتی حجم میں اضافے کے باعث تھوک اور خردہ تجارت بڑھ گئی۔ مزید برآں، تھوک اور خردہ تجارت کے لیے قرضے کی مضبوط نمو بھی اس ذیلی شعبے کے لیے خوش آئند ہے۔

23 بھارتی دھاگے کی برآمد جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران 86.3 ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 13ء کی اسی مدت میں 58.3 ملین ڈالر تھی۔ اس سے نہ صرف مقامی دھاگے کی طلب کم ہوگئی بلکہ منڈی کی قیمتوں میں بھی کمی کا رجحان رہا۔ اس کے ردعمل میں کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے اپریل 2014ء سے بھارتی دھاگے کی درآمد پر 5 فیصد ڈیوٹی کو بحال کر دیا۔

24 چین کی حکومت نے گذشتہ پالیسی میں دی گئی امدادی قیمت کے مقابلے میں کپاس کے ذخائر کی نئی پالیسی کے ہدف میں قیمت کم رکھنے کا اعلان کیا تھا۔

25 خدمات کے شعبے میں پیش رفت کا تفصیلی تجزیہ اسٹیٹ بینک کی اگلی سالانہ رپورٹ میں کیا جائے گا، جب پورے سال کی متعلقہ معلومات دستیاب ہو جائے گی۔

26 اگرچہ بینکوں کی نفع یابی میں زیرِ جائزہ مدت کے دوران اضافہ ہوا، لیکن اس شعبے کی قدرِ اضافی میں پست نمو ہوئی۔ مالیات و بیمہ کے شعبے میں قدرِ اضافی کو پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے مالی وساطتی خدمات کی بالواسطہ پیمائش (ایف آئی ایس آئی ایم) کے طریقے کو استعمال کرتے ہوئے اخذ کیا جاتا ہے، جس سے ضروری نہیں ہے کہ مالی اداروں کی اصل نفع یابی کی عکاسی ہوتی ہو۔

ٹرانسپورٹ کے شعبے میں پی آئی اے آپریٹنگ نقصانات سے دوچار رہا۔ 2013ء میں کمپنی کو 44.5 ارب روپے کا خالص نقصان ہوا جبکہ 2012ء میں یہ 30.6 ارب روپے تھا۔[27] تاہم، 2014ء کی پہلی سہ ماہی کے حالیہ کارپوریٹ نتائج سے بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ خالص نقصان 2013ء کی پہلی سہ ماہی کے 8.62 ارب روپے سے گر کر 2014ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.98 ارب روپے رہ گیا۔ آمدنی میں مضبوط نمو کا سبب چار کم چوڑی جسامت کے طیاروں کی شمولیت کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ میں استحکام ہے۔

جدول 2.6: خدمات کا قدر اضافی

حصہ اور نمو فیصد میں: حصہ فیصدی درجے میں

		نمو		خدمات کی نمو میں حصہ	
	م س 14ء میں حصہ	م س 13ء نظر ثانی شدہ	م س 14ء عبوری	م س 13ء نظر ثانی شدہ	م س 14ء عبوری
تھوک وخردہ تجارت	31.9	3.4	5.2	1.1	1.6
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری ومواصلات	22.3	2.9	3.0	0.7	0.7
مالیات وبیمہ	5.4	9.0	5.2	0.5	0.3
مکاناتی خدمات	11.6	4.0	4.0	0.5	0.5
عمومی حکومتی خدمات	12.1	11.3	2.2	1.3	0.3
دیگر نجی خدمات	16.6	5.2	5.8	0.9	1.0
مجموعی	**100.0**	**4.9**	**4.3**	**4.9**	**4.3**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مواصلات میں نمو موبائل فون جز کی قدر اضافی سے حاصل ہوئی۔ پی ٹی اے کے مطابق پاکستان میں کام کرنے والی موبائل فون کمپنیوں کو 2012-13ء میں 440.2 ارب روپے کی آمدنی حاصل ہوئی تھی جو بلند ترین ریکارڈ ہے۔ تھری جی/فور جی اسپیکٹرم کے لائسنسوں کی حالیہ نیلامی سے امکان ہے کہ ٹیلی کام شعبے کے جز سے محصولات بڑھیں گے۔

27 پی آئی اے کی سالانہ رپورٹ کے مطابق کمپنی کو ان وجوہات کی بناء پر نقصانات ہوئے: (1) آپریشنل طیارے کی کمی (2) بلند آپریشنل لاگت اور (3) اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تیزی سے کمی۔